Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 2 Hons paper 3rd(2019-20)

Topic:- Munshi Premchand ki Afsana Nigari

Scanned with CamSca

بیسویں صدی کے بہترین افسانہ نگار منشی پریم چند نے زندگی کے حقائق کو ہو بہو پیش کیا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں اور ناولوں میں ہر کردار کو زندۂ جاوید بنا دیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ واقعات اپنی آنکھوں کے سامنے پیش ہو رہے ہیں چاہے وہ شہری زندگی کے ہوں یا دیہاتی زندگی کے۔

افسانہ "دو بیل" میں انہوں نے دو دوستوں کی مخلص محبت کا نمونہ پیش کیا ہے۔ حیوانات میں سب سے زیادہ احمق گدھا کو سمجھا جاتا ہے۔ جب ہم کسی کو پہلے درجہ کا بیوقوف کہنا چاہتے ہیں تو اُسے گدھا کہتے ہیں۔ اس لئے کہ گدھے کو کبھی غصہ نہیں آتا۔ رشی منیوں میں جس قدر خوبیاں پائی جاتی ہیں وہ سب

Scanned with CamSca

گدھے میں پائی جاتی ہیں۔ گدھے کا بڑا بھائی بیل ہے جن معنوں میں ہم گدھے کا استعمال کرتے ہیں انہیں معنوں میں کچھ لوگ بیل کو بے وقوفوں کا سردار کہتے ہیں۔ لیکن ایسی بات نہیں ہے۔ کبھی کبھی اڑیل بیل بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو لوگوں کو دوڑا کر مارتے ہیں۔ لیکن ایسے حیوان میں انسانی صفات کا مظاہرہ بدرجہ اتم منشی پریم چند کے فن کا کمال ہے۔ اس دنیا میں ایسے انسان بہت کم ہوں گے جو دو بیلوں ہیرا اور موتی کے کردار پر کھرے اترتے ہوں۔ دو انسانوں میں دوستی اسی وقت ہو سکتی ہے جب وہ ہم مزاج ہوں۔ اُن کے سوچنے کا زاویہ ایک ہو ان میں فرض شناسی اور ایثار کا جذبہ ہو، جو اپنے غصہ پر قابو رکھتے ہوں۔ لیکن بیل تو نہایت احمق جانور ہے۔

منشی پریم چند ہیرا اور موتی کے ذریعہ ہمیں یہ پیغام دیتے ہیں کہ بیل ہو کر بھی وہ ایک دوسرے کا ساتھ کسی حال میں نہیں چھوڑتے چاہے وہ بھوکے ہوں یا آسودہ ہوں وہ کانجی ہاؤس میں بھوسہ گھاس بغیر ڈانگر ہو جاتے ہیں۔ اُن سے بھاگنے کی صلاحیت نہیں ہوتی پھر بھی وہ ایک دوسرے پر جان نثار کرنے پر تیار رہتے ہیں۔ دونوں ساتھ ساتھ کھاتے ہیں دونوں ساتھ ساتھ ناند سے منھ ہٹا لیتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی اپنے مالک کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ لیکن انسان تھوڑے سے فائدہ کے لئے اپنے مالک بدلتا رہتا ہے۔ ہیرا موتی گیا کے گھر سے رسّی تڑا کے پھر جھوری کے یہاں پہنچ جاتے ہیں اور انہیں اپنے مالک سے کوئی شکایت نہیں ہوتی پھر اُن کی خوشی لوٹ آتی ہے۔ لیکن انسان اس خوبی سے محروم ہے۔

جھوری کی بیوی مزدوروں کو چوکر کھلی دینے سے منع کر دیتی ہے پھر بھی روکھا سوکھا کھا کر وہ خوش رہتے ہیں اُن کے دلوں میں انتقام کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ جبکہ انسان اس زیادتی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

جب دوبارہ ہیرا موتی گیا کے کھیت سے ہل کے ساتھ بھاگتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ کسی ایک کو مار ڈالو لیکن دوسرا بیل جواب دیتا ہے کہ نہیں۔ یہ ہمارا دھرم نہیں ہے۔ یعنی ہم نے جس کا دانہ کھالیا ہے اس کے ساتھ نمک حرامی نہیں کر سکتے۔ لیکن ایسا نہیں کر سکتا ہے۔ انسان ساری زیادتی کر سکتا ہے۔ پھر جب دشمن قوی ایک سانڈ کی شکل میں حملہ کرتا ہے تو دونوں مل کر اُس کا مقابلہ کرتے ہیں لیکن انسان اپنے آپ کو خطرات میں دیکھ کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

Scanned with CamSca

پریم چند کے "دو بیل" افسانہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو جہاں وہ رزق پاتا ہے اس کا ہر حال میں وفادار ہونا چاہیئے۔ جس کا دانہ کھاتا ہے اس کے ساتھ نمک حرامی نہیں کرنی چاہیئے۔ چاہے کیسا ہی وقت کیوں نہ آئے ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ انسان میں کسی مشکل میں بھی خود غرضی نہیں ہونا چاہیئے۔ اُس میں جذبۂ ایثار ہونا چاہیئے۔ تب ہی وہ اپنی منزل تک ہیرا اور موتی کی طرح پہنچ سکتا ہے۔

Scanned with CamSca